اکابرین اہل سنت وجماعت کی کتب سے ماخوذ تحقیقی مقالہ بنام

صلح کلیت کی پہچان

از قلم

مولانا شبیر احمد راج محلی

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

۷۸۶/۹۲

صلح کلیت کی پہچان

از قلم:۔ شبیر احمد راج محلی۔

آج کل صلح کلیت کا فتویٰ اتنا عام ہو چکا کہ چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی بڑے سنی عالم دین کو صلح کلی کہتا نظر آتا ہے ایسی صورت میں ضروری ہو جاتا کہ صلح کلی کسے کہتے یہ جانا جاے اور لوگوں کو بتایا جائے تا کہ کسی کو صلح کلی کہنے سے پہلے ایک بار نہیں ہزار بار غور وفکر کیا جائے اور تحقیق و تفتیش کے بعد کوئی صلح کلی نکلے تو اسے صلح کلی ضرور کہا جاے۔خیر!اب چلتے ہیں صلح کلی کی تعریف کی طرف لیکن ہم اپنی طرف سے تعریف نہیں کرتے بلکہ شارح بخاری علامہ شریف الحق امجدی برکاتی رضوی علیہ الرحمہ سے صلح کلی کی تعریف ملاحظہ کریں! لکھتے ہیں:

''صلح کلی اس شخص کو کہتے ہیں جو سارے مذاہب کو صحیح مانے اور جو باطل پرستوں پر احکام شرعیہ ہیں ان کو تسلیم نہ کرے۔مثلاً یہ کہے کہ مسلمان بھی صحیح راستے پر ہیں،ہندو بھی صحیح راستے پر ہیں،شیعہ بھی صحیح راستے پر ہیں،سنی بھی صحیح راستے پر ہیں،غیر مقلد بھی صحیح راستے پر ہیں''

(فتاویٰ شارح بخاری جلد،۳،ص۱۰۵،بعنوان"فرق باطلہ" ناشر:دارالبرکات گھوسی ضلع مئو یوپی،اشاعت:جون ۲۰۱۳)

معلوم ہوا کہ:جو انسان کہے کہ مسلمان،اور ہندو،دونوں ہی صحیح راستے پر ہیں وہ صلح کلی ہے۔اسی طرح جو کہے کہ سنی بھی صحیح راستے پر ہیں اور دیوبندی وہابی وغیر مقلد وہابی،اور شیعہ رافضی،اور ناصبی،قادیانی وغیرہ تمام فرقہ باطلہ کو بھی صحیح راستے پر بتائے ایسا انسان صلح کلی ہے۔

اسی طرح حضور صدرالشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''مسلمان کو مسلمان،کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے'' (بہار شریعت حصہ اول ص۱۸۷،بعنوان،ایمان وکفر کا بیان" عقیدہ نمبر ۷ کے تحت،ناشر المکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان)

پھر حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ صلح کلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ''میاں۔۔۔!جتنی دیر اسے کافر کہوگے،اُتنی دیر اللہ اللہ کرو کہ یہ ثواب کی بات ہے۔''اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو۔۔۔؟!مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو،نہ یہ کہ اپنی صُلحِ کل سے اس کے کُفر پر پردہ ڈالو''

(بہار شریعت حصہ اول ص۱۸۸ تا ۱۸۹)

معلوم ہوا جو کافر کے کفر پر پردہ ڈالے یعنی کافر کے کفر کو چھپائے یا کافر کو کافر کہنے سے بچے اور کافر کو کافر کہنے والوں کو الٹا نصیحت کرے کہ کافر کافر نہ کرو تو ایسا شخص صلح کلی ہے،اور ظاہر ہے ایسا شخص جو کافر کے کفر پر پردہ ڈالے یا کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے کیوں کہ کافر کو کافر جاننا بھی ضروریات دین سے ہے اور چوں کہ صلح کلی کافر کو کافر نہیں کہتا بلکہ کافر کے کفر میں پردہ ڈالتا ہے اس لیے صلح کلی بھی کافر ہے۔

مزید سمجھنے کے لیے حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں! لکھتے ہیں:

''کافر کو کافر ہی سمجھا جائے گا(اور کافر کو) کافر ہی کہا جائے گا،(اور) مسلمان کو مسلمان ہی کہا جائے گا،ایک غلط بات جاہلوں کی زباں زد ہے،(کہ) کافر کو کافر اس لیے نہ کہا جائے کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں،کیا معلوم کہ وہ آخر میں مسلمان ہو جائے،احمق یہ نہیں سمجھتے کہ کافر کو کافر اس وقت اس کے کفر کے سبب کہا جاتا ہے،جب وہ مسلمان ہو جائے گا اسے اس وقت کافر نہ کہا جائے گا،یوں تو کسی مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہیں گے کہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں کیا معلوم معاذ اللہ کسی مسلمان کہلانے والے کا خاتمہ کفر پر ہو،والعیاذ اللہ باللہ تعالیٰ،یہ وہ لوگ بکا کرتے ہیں جو اپنا مذہب صلح کل رکھتے ہیں''

(فتاویٰ مصطفویہ ص۸۶،کتاب الایمان کے تحت،اشاعت،۲۰۰۰ء ناشر:شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان)

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ جو کافر کو کافر نہ کہے یا کافر کو کافر کہنے سے منع کرے وہ صلح کلی ہے۔

اسی طرح حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ خان نعیمی اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ(سابق شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی ہند) کی عبارت بھی ملاحظہ کریں!چناں چہ آپ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ:''دور حاضر میں جو مختلف جماعتیں ہیں وہابی،دیوبندی،غیر مقلد وغیرہ موجود ہے۔۔۔۔اگر کسی نے معلوم ہوتے ہوئے(کہ امام وہابی،دیوبندی،یا غیر مقلد ہے) پھر بھی اس کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے اور یہ بیان دیتا ہے کہ میری نماز سبھوں کے پیچھے ہو جاتی ہے آخر یہ بھی تو مسلمان ہے،ایسے شخص کو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''یہ شخص خود بدعقیدہ اور صلح کلی ہے،اس کا یہ قول کہ''میری نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے،غلط و باطل ہے اور جہالت و بے دینی پر مبنی ہے نماز کی صحت کا

دارومدار ایمان واعتقاد صحیح پر ہے۔صرف عرف میں مسلمان کہلانے پر نہیں ہے۔کوئی (مسلمان) شخص رافضی کے پیچھے قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارہ نہیں کرتا''
(حبیب الفتاوی، جلد اول، ص ۳۲۰)

مفتی حبیب اللہ خان نعیمی اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صلح کلی وہ ہے جو دیوبندی، وہابی، قادیانی، شیعہ رافضی کو سب کو مسلمان سمجھے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھے۔

اب ذرا حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ کی عبارت بھی ملاحظہ کریں! چناں چہ آپ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ: ''صلح کلی کس کو کہتے ہیں، صلح کُلّیوں کے ساتھ مل کر نماز درست ہے یا نہیں؟ یعنی ایک ہی مسجد یا صف میں صلح کلی اور اہل سنت ہوں تو اہل سنت کی نماز ہوگی یا نہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''ایسا صلح کلی جو دیوبندیوں وغیرہم کو جن کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچ گئی، دانستہ مسلمان جانے، انہیں کی طرح مرتد، بے دین ہے۔اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ اسے دانستہ امام بنانا کفر ہے کہ تعظیمِ کافر ہے اور تعظیم کافر کی کفر......اور انہیں (صلح کلی کو) صف میں کھڑا کرنا حرام ہے، اگرچہ نماز ہو جائے گی اور ان سے قطع صف ہوگا لہٰذا باوصف قدرت انہیں ہرگز صف میں کھڑا نہ ہونے دیں'' (فتاویٰ تاج الشریعہ، جلد دوم، ص ۲۸۸)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی واضح طور پر معلوم ہوا ہے کہ دانستہ طور پر جو بدمذہب کافروں کو مسلمان جانے وہ صلح کلی ہے اور صلح کلی بدمذہبوں کی طرح ہی مرتد ہے۔اور ظاہر بات ہے یہ اصول مسلم ہے کہ جو کسی کافر کے کفر میں مطلع ہونے کے باوجود شک کرے وہ کافر ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ نے حسام الحرمین میں بھی یہ اصول لکھا ہے: ''من شك فی کفرہ و عذابہ فقط کفر''۔اب جو صلح کلی ہوتا ہے وہ صرف کافر کے کفر میں شک ہی نہیں بلکہ وہ کافر کو بھی صحیح راستے پر بتاتا ہے، تو نتیجہ نکلا کہ جو انسان صلح کلی ہے وہ کافر ہے۔

اے میرے سنی بھائیو! آپ سے گزارش ہے کہ کسی سنی عالم دین کو صلح کلی قطعاً نہ کہیں کیوں کہ کسی کو صلح کلی کہنا مطلب! اسے کافر کہنا ہے۔اور یہ اصول بھی مسلم ہے کہ جب کسی انسان کو کافر کہا جائے اور وہ کافر نہ ہو تو کافر کہنے والا کافر ہو جائے گا۔مطلب صاف ہے کہ جسے صلح کلی کہا گیا اگر وہ صلح کلی نہیں تو صلح کلی کہنے والے پر فتویٰ پلٹ جائے گا اور کہنے والا کافر ہو جائے گا۔جیسا کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''مسلمان کو کافر کہنا بہت سخت شدید جرم عظیم ہے خود اپنے اوپر بے وجہ کی تکفیر عود کرتی ہے''
(فتاویٰ مصطفویہ ص ۳۱، کتاب الایمان کے تحت، اشاعت ۲۰۰۰ء ناشر: شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان)

اس لیے اے میرے بھائیو! کسی کو کافر کہنے میں جس طرح احتیاط کی ضرورت ہے اسی طرح کسی کو صلح کلی کہنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

یہاں ایک بات اور عرض کرتا چلوں کہ آج کل صلح کلی کا اصلی مفہوم لوگوں کو بتاؤ تو وہ حضرات جو سنیوں کو بھی بغیر کسی وضاحت و بغیر کسی قید کے مطلق صلح کلی کہنے سے گریز نہیں کرتے ان کو برا لگتا ہے پھر جب افہام و تفہیم کے طور پر بات کریں تو تاویلات شروع کرتے ہیں کہ ہم نے حقیقتاً صلح نہیں کہا بلکہ تحذیراً و تنبیہاً صلح کلی کہا ہے ایسوں کی بارگاہ میں کچھ معروضات عرض کرنے سے پہلے اپنا موقف واضح کر دوں کہ الحمد للہ مجھ فقیر کا کسی دیوبندی، وہابی، شیعہ رافضی، سے میل ملاپ نہیں ہے نہ فقیر اس کو پسند کرتا ہے نہ بلا ضرورت ان سے میل جول کو جائز سمجھتا ہے، بلکہ دیوبندی وہابی اور جملہ فرقہائے باطلہ سے بلا ضرورت میل جول کو حرام و ناجائز سمجھتا ہے اور بلا ضرورت بلا تکلف میل جول رکھنے والے کو مرتکب حرام سمجھتا ہے۔اب معروضات ملاحظہ کریں!

۱۔صلح کلی کافر ہے۔یہ صلح کلی کا اصلی مفہوم ہے یا تحذیراً و تنبیہاً جسے صلح کلی کہا جاتا ہے وہ صلح کلی کا اصلی مفہوم ہے؟

۲۔تحذیراً و تنبیہاً بھی صلح کلی کہا جاتا ہے صلح کلی کی یہ تعریف کیا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ یا آپ علیہ الرحمہ کے خلفا یا یا شاگروں کی کتب میں موجود ہے اگر ہے تو مکمل حوالہ کے ساتھ عبارت نقل کریں مہربانی ہوگی۔

۳۔صلح کلی کی تقسیم اکابرین اہل سنت و جماعت کی کتب سے نقل کریں اور بتائیں کہ تحذیراً و تنبیہاً بھی صلح کلی کہا جاتا ہے یہ صلح کلی کی کس قسم میں داخل ہے۔

۴۔جو شخص صلح کلی ہو کیا وہ اہل سنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت میں داخل رہے گا یا نہیں؟

۵۔تحذیراً و تنبیہاً کسی سنی عالم دین کو صلح کلی کہنے کے جواز کے لیے ایک حدیث پر لوگ قیاس کرتے ہیں کہ جھوٹ بولنے والے بدعہدی کرنے والے کو منافق کہا گیا ہے تو لوگ قیاس کرتے ہیں کہ تنبیہاً کسی سنی عالم دین کو صلح کلی کہنا درست ہے تو حضور والا ذرا یہ دیکھیں مسلم شریف میں باب قائم ہے:

''بَابٌ: بَیَانُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْکُفْرِ عَلَی مَنْ تَرَكَ الصَّلَاۃَ، پھر یہ حدیث دیکھیں: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: " الْعَھْدُ

الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ''(سنن الترمذی | أَبْوَابُ الْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | بَابٌ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ حدیث نمبر ٢٦)اب بتائیں! کیا اب ہم بھی قیاس کرتے ہوئے آج سے بے نمازیوں کو تنبیہاً وتحذیراً کافر کہنا شروع کر دیں کیا آپ اس کی اجازت دیتے ہیں؟ اگر آپ کہتے ہیں نہیں بے نمازیوں کو کافر کافر نہیں کہنے کی اجازت نہیں کیونکہ کافر کا اصلی معنی شرعی بے ایمان ہے تو جناب والا! ویسے ہی صلح کلی کا اصلی معنی بے ایمان یعنی کافر ہے تو پھر جو سنیت سے خارج نہیں جن کا ایمان باقی ہے ان کو صلح کلی صلح کلی کہنے پر زور کیوں دیا جاتا ہے؟ امید کرتا ہوں میرے ان معروضات کا علمی جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

بلاضرورت شرعیہ بدمذہبوں سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو حضرات باطل فرقہ والوں کو صحیح راستے پر تو نہ مانے اور کافر کے کفر میں شک بھی نہ کرے مگر بلاضرورت شرعیہ بدمذہبوں سے میل جول رکھیں ان پر کیا حکم لگے گا؟ تو اس متعلق حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی عبارت ملاحظہ کریں! لکھتے ہیں:

''فرق باطلہ کے ساتھ وہ مجالست ناجائز وحرام ہے جو بربنائے محبت وموالات ہو نیز وہ جو بےضرورت وحاجت ومصلحت شرعیہ ہو، نہ وہ جو برائے تبلیغ وارد ہو''
(فتاویٰ مصطفویہ ص ٤٥٧ تا ٤٥٨، اشاعت ٢٠٠٠ء ناشر: شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان))

معلوم ہوا فرقہ باطلہ سے ضرورت شرعیہ یا ضرورت ملیہ یا تبلیغ کے لیے جو مجالست ہو وہ ناجائز وحرام نہیں۔ ہاں! بےضرورت محبت وموالات کے لیے ان کے ساتھ مجالست ناجائز وحرام ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''جو وہابیوں سے ملتے ہیں (بلاضرورت شرعیہ) وہ گناہ گار ہیں توبہ کریں، (ہاں!) محض اتنی بات سے کہ وہابی سے ملے وہابی نہیں ہو جاتا، جب تک ان کی بدصحبت کا یہ نتیجہ بد نہ ہو کہ ان کے کسی عقیدہ میں ان کا ہمنوا ہو، ہاں! میل جول سے اس کا اندیشہ ہوتا ہے اسی لیے ہر بدمذہب سے میل جول اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ کھانا پینا ممنوع ہے'' (فتاویٰ مصطفویہ ص ٥٣٣، اشاعت ٢٠٠٠ء ناشر: شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان)

اسی طرح حضور مظہر اعلیٰ حضرت علامہ حشمت علی خان رضوی علیہ الرحمہ لکھتے:

''سنیوں کے مذہبی مسائل میں یہ بھی ہے کہ بدمذہبوں اور گمراہوں کے ساتھ (بلاضرورت) میل جول حرام ہے، ان کے ساتھ نماز پڑھنا گناہ ہے''

(دوسری جگہ لکھتے ہیں:)''سنی مسلمانوں کے مذہب میں یہ مسائل داخل ہیں کہ بدمذہبوں گمراہوں سے (بلاضرورت) میل جول رکھنا ان کے ساتھ (بلا ضرورت) اٹھنا بیٹھنا حرام۔ ان کی بیماری میں انہیں دیکھنے جانا حرام ہے۔ ان کے جنازے میں جانا حرام، ان کو سلام کرنا حرام، ان کے ساتھ کھانا پینا حرام، ان کے ساتھ شادی بیاہ حرام، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا حرام'' (العطایا الرضویہ فی الفتاوی الحشمتیہ فتاویٰ حشمتیہ جلد اول ص ١٧٤ تا ١٧٥، ناشر المکتبۃ الشاذلیہ فی الباکستان)

اسی طرح حضور ملک العلما علامہ سید ظفر الدین قادری رضوی بہاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''موالات قطعاً یقیناً ہر کافر سے مشرک ہو یا کتابی ذمی ہو یا حربی اگر حقیقتاً ہے کفر ہے اور صورتاً یہ ہے تو حرام ہے، (پھر قرآن وحدیث سے دلائل نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔۔'' متذکرہ بالا آیتوں، احادیث اور تفسیر کی روشنی میں ماہ نیم کی طرح عیاں ہو گیا کہ بدمذہب، بے دین، گمراہ، کافر، دیابنہ، اہل ہنود، مشرکین اور یہود ونصاریٰ سے اٹھک، بیٹھک، موالات ودوستی، میل جول، رسم ورواج، ممنوع وناروا ہے، بلکہ بعض حالتوں میں کفر ہے''
(بحوالہ: جہان ملک العلما ص ٨٤٥، بعنوان: ملک العلما کا سیاسی نظریہ، ناشر: انجمن برکات رضا ممبئی)

معلوم ہوا جو سنی حضرات وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں، قادیانیوں، یا دیگر بدمذہبوں کو صحیح راستے پر نہیں سمجھتے ہیں اور جو کافر ہیں ان کے کفر میں شک بھی نہیں کرتے ہیں مگر بلاضرورت شرعیہ ایسوں سے میل جول رکھتے ہیں تو حرام کے مرتکب ہیں گناہ گار ہیں توبہ کریں! اس لیے تمام سنی حضرات سے گزارش ہے کہ بدمذہبوں کو بدمذہب بھی سمجھنا ہے اور ان سے دور ونفور بھی رہنا ہے اس میں سلامتی ہے۔ فقط والسلام۔

طالب دعا:۔ شبیر احمد راج محلی۔

١٩/جنوری ٢٠٢٢ء بروز بدھ بوقت قبل مغرب

شائع کردہ:۔ الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔ راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ، ٨١٦١٠٨